معلوم ہوا کہ شرم وحیا ہر قوم وملت کے اہلِ شرافت میں پائی جاتی تھی۔ اسلام نے اس نفسیاتی خوبی کو مزید تقویت دی، حتیٰ کہ زن وشو کے مابین جائز جنسی تعلق کے دوران بھی اسی وصف کے تحفظ کی خاطر نہ صرف برہنگی سے منع کیا بلکہ ایسا کرنے والوں کو بدترین جانور سے تشبیہ دی۔ فرمان نبوی ہے: "إذا أتیٰ أحدکم أھلہ فلیستتر ولا یتجرد تجردَ العیرین" [ابن ماجہ، النکاح ۱۹۲۱] "جب تم میں سے کوئی اپنی اہلیہ سے ہم بستر ہو تو پردے کا اہتمام کرے اور گدھوں کی طرح ننگا نہ ہو جائے۔"

شرم وحیا ایک اعلیٰ درجہ کی صفت ہے، لیکن اظہارِ حق کے تقاضے کو بہر حال اس پر فوقیت حاصل ہے۔ اللہ پاک فرماتا ہے: ﴿ان اللہ لا یستحیی أن یضرب مثلا ما بعوضۃ فما فوقھا﴾ [البقرۃ/۲۶] "بے شک اللہ تعالیٰ کسی مثال کے بیان کرنے سے شرماتا نہیں، خواہ وہ مچھر کی مثال ہو یا اس سے بھی کمتر چیز کی۔"

یہی وجہ ہے کہ حضرت عائشہؓ انصاری خواتینؓ کے شوقِ حصول علم کو خراجِ تحسین پیش کرتی ہوئی فرماتی ہیں: "نعم النساء نساء الأنصار، لم یکن یمنعھن الحیاء ان یتفقھن فی الدین" [مسلم،الحیض ۶۱] "انصاری عورتیں کس قدر بہترین ہیں، کہ ان کی شرم وحیا دین کا فہم حاصل کرنے میں رکاوٹ نہیں بنتی۔" حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں: "لا یتعلم العلم مستحی ولا متکبر" [بخاری] "وہ شخص علم سے کورا رہتا ہے جو اس راہ میں شرم وحیا یا تکبر کی صفت سے متصف ہو۔"

معلوم ہوا کہ اظہارِ حق اور حصولِ علم ایسی اہم ترین چیز ہے جس کی راہ میں شرم وحیا جیسی اچھی صفت بھی روڑا اٹکائے تو وہ اپنی خوبی کھو دیتی ہے۔[منہاج المسلم:۱۳۶-۱۳۸]

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀ (جاری ہے)

سات سالہ دورِ "ششماہی" گزر کے کامیاب
ہو مبارک اب تو "سہ ماہی" بنا ہے التراث

سہ ماہی مجلّہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔ التراث کی مجلس ادارت اور مشاورت کے فیصلے کے مطابق اسے 64 صفحات پر مشتمل ہونا چاہئے تھا، لیکن جلد نمبر کی ابتدا آئندہ سال کے آغاز سے کرنے کی خاطر شمارہ: 15 کی ضخامت میں نمایاں کمی نہیں آنے دی گئی ہے۔ ان شاء اللہ شمارہ: 16 کے بعد حسب فیصلہ 64 صفحات ہی شائع ہوں گے اور تب سے اس کی قیمت میں بھی مناسب کمی کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

آپ کے روز افزوں تعاون کا شکر گزار: ادارہ التراث